S-2002-2-475-481

عدالت عظمیٰ رپوٹیں **2002** ایس یو پی پی 2ایس سی آر

یونین آف انڈیا اور دیگران

بنام۔

سونک الیکٹروچیم (پی) لمیٹڈ۔ اور دیگر

17 ستمبر 2002

سیدشاہ محمد قادری اور ایس این واریاوا، جسٹسز۔

سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985:

شیڈول- ذیلی عنوان 85.16- برقی مچھر بھگانے والے (ای ایم آر) اور 'خوشبودار چٹائی' کے پلاسٹک اجسام پر ایکسائز ڈیوٹی- ای ایم آر کو نوٹیفکیشن نمبر 160/86-CE تاریخ 1.3.1986 کی شق (ڈی) کے تحت چھوٹ دی گئی ہے۔- جواب دہندہ- صنعت کار کو محصولات کا شوکاز نوٹس جاری کرنا، ای ایم آر کے پلاسٹک اجسام پر ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ کرنا کیونکہ یہ' گھریلو برقی آلات' اور خوشبودار چٹائی کے اندر آتا ہے- ریونیو کے مطابق، اشیاء نوٹیفکیشن نمبر 160/86-CE مورخہ یکم مارچ 1986 اور ایکٹ کے ذیلی عنوان 3307.49 کی شق 5 (ایف) کے تحت بالترتیب ایکسائز ڈیوٹی کے قابل تھیں۔- عدالت عالیہ نے اس شوکاز نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا جس میں کہا گیا تھا کہ پلاسٹک اجسام نرخ ایکٹ کے معنی کے اندر 'سامان' نہیں ہے اور ایکسائز ڈیوٹی کا جوابدہ نہیں ہے، اور یہ بھی کہ 'خوشبودار چٹائی' نے ذیلی عنوان 3307.49 کی تفصیل کا جواب نہیں دیا- منعقد، پلاسٹک اجسام، جو جواب دہندہ- صنعت کار کے ای ایم آر کا حصہ ہے، 'اچھا' نہیں ہے تاکہ نوٹیفکیشن کی شق 5 (ڈی) کے تحت ای ایم آر کے حصے کے طور پر ڈیوٹی کا جوابدہ ہو- اسے تیار کیا جا رہا ہے جواب دہندگان کے ذریعہ اس کی کاسیرانا استعمال کے لیے- یہ بازار میں کسی تجارتی نام کے ساتھ کوئی مصنوعات نہیں ہے- بازار کا جوہر نہ تو اس شکل میں ہے اور نہ ہی اس شکل یا حالت میں ہے جس میں تیار شدہ اشیاء ملتی ہیں، یہ ان اشیاء کی تجارتی شناخت ہے جو بازار میں لائی اور بیچی جا رہی ہیں- ای ایم آر کا پلاسٹک اجسام ان معیارات کو پورا نہیں کرتا ہے- خوشبودار چٹائیں ذیلی عنوانات 3307.41 کے تحت درجہ بند ہیں نہ کہ 3307.49 کے تحت۔

اے پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ بنام کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز، حیدرآباد، (1994) 2ایس سی سی 428، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ذیلی عنوانات 3307.41 -'اگربتی'' دھوپ' اور اسی طرح کی تیاریاں --'خوشبودار چٹائی'، ایک مچھر بھگانے

والا-ایکسائز ڈیوٹی-ریونیو کا دعوی ہے کہ 'خوشبودار چٹائی' کو مچھر بھگانے والا آلہ ہونے کی وجہ سے ذیلی عنوانات 3307.41 کے تحت نہیں لایا جا سکا کیونکہ اسے 'اگربتی' یا 'دھوپ' نہیں کہا جا سکتا تھا-منعقد کیا گیا، نہ صرف 'اگربتی' اور 'دھوپ' بلکہ ایسی تیاریاں جو 'اگربتی' اور 'دھوپ' سے ملتی جلتی ہیں اور جو جلنے پر بخارات پیدا کرسکتی ہیں اوراسپریڈ پرفیوم اندراج کے معنی میں آتا ہے-خوشبودار چٹائی کی تیاری کے عمل سے، یہ مانا جا سکتا ہے کہ خوشبودار چٹائی کی شکل میں تیاری اگربتی سے ملتی جلتی ہے---اس لیے خوشبودار چٹائی کو ذیلی سرخی 3307.41 کے تحت درجہ بندی کیا جاسکتا ہے نہ کہ ٹیرف ایکٹ کے 3307.49 کے تحت۔

الفاظ اور جملے

"ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے تناظر میں سامان کا مطلب۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :1995 کی دیوانی اپیل نمبر 182۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1991 کے ایم پی نمبر 1817 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

1996 کا سی اے نمبر 108/95 اور 1649۔

اپیل گزاروں کی طرف سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مکل روہتا گی، این کے باجپائی، ہیمنت شرما، محترمہ ریکھا پانڈے اور بی کرشنا پرساد۔

جواب دہندگان کے لیے اے آر مادھوراؤ، آلوک یادو، ایم پی دیوناتھ، وشوناتھ شکلا، وبنا مک گمبھر اور وی بالا چندرن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

ان اپیلوں میں غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا پلاسٹک اجسام، برقی مچھر بھگانے والا آلہ بازیافت کا ایک حصہ، اور 'خوشبودار چٹائی' سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے بالترتیب نوٹیفکیشن 160/86-CE مورخہ 1 مارچ 1986 کی شق 5 (ایف) اور ذیلی عنوان 3307.49 کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کے لیے قابل وصول ہیں۔

سپرنٹنڈنٹ سنٹرل ایکسائز رینج II، پیٹھم پور کی طرف سے سنٹرل ایکسائز ایکٹ، 1944 (مختصر طور پر، 'ایکسائز ایکٹ') کی دفعہ 11-اے کے تحت اپیل گزاروں کو شوکاز نوٹس جاری کیے گئے تھے، جس میں برقی مچھر بھگانے والے والے (مختصر طور پر، 'ای ایم آر') جو 'گھریلو برقی آلات' کے تحت آتا ہے کے پلاسٹک اجسام پر ایکسائز ڈیوٹی کا مطالبہ اٹھایا گیا تھا جو سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 (مختصر طور پر، نرخ ایکٹ) کے ذیلی عنوان 85.16 کے تحت درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔1995 کی دیوانی اپیل نمبر 182 اور 1995 کی 108 میں جواب دہندہ گان نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے سامنے شوکاز نوٹس کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے تحریری درخواستیں دائر کیں۔تاہم، 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 1649 میں جواب دہندہ نے متعلقہ حکام کے سامنے جواب دائر کیا۔کسٹمز اور سنٹرل ایکسائز، اندور کے کلکٹر نے اس مطالبے کی تصدیق کی جس کی کسٹمز، ایکسائز اور گولڈ (کنٹرول) اپیلی ٹریبونل ٹریبونل کے سامنے اپیل میں تصدیق کی گئی تھی۔عدالت عالیہ نے

تحریری درخواستوں میں کہا کہ 'پلاسٹک اجسام' نرخ ایکٹ کے معنی میں 'سامان' نہیں ہے اور اس لیے یہ ایکسائز ڈیوٹی کا جوابدہ نہیں ہے اور یہ کہ خشبودار چٹائی نے ذیلی عنوان 3307.49 کی تفصیل کا جواب نہیں دیا اور اس لیے اس نے شوکاز نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا۔ 24 مارچ 1994 کے عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف، جس میں تحریری درخواستوں کی اجازت دی گئی تھی، مذکورہ بالا دو اپیلیں؛ 1995 کی دیوانی اپیل نمبر 182 اور 1995 کی 108 ریونیو کے ذریعے دائر کی جاتی ہیں۔ دیوانی اپیل نمبر 1696 کسٹمز، ایکسائز اینڈ گولڈ (کنٹرول) اپیلٹ ٹریبونل کے 6 اپریل 1995 کے حکم سے پیدا ہوئی، جس میں مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کی روشنی میں اپیل کی اجازت دی گئی۔

مسٹر مکل روہتاگی نے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل سے سیکھا، دلیل دیتے ہیں کہ، جہاں تک پلاسٹک کے جسم کا تعلق ہے، یہ ایک تیار شدہ مصنوعات ہے۔ اسے درمیانی مصنوعات نہیں کہا جاسکتا اور یہ حقیقت کہ اسے بازار میں خریدا اور فروخت نہیں کیا جا رہا ہے، سامان کی تشہیر کے خلاف مزاحمت نہیں کرے گا، اس لیے یہ نوٹیفکیشن نمبر 160/86-Ce کی شق 5 (ڈی) کے تحت ایکسائز ڈیوٹی کا جوابدہ ہے۔ اپنی دلیل کی حمایت میں، وہ اے پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ بنام کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز، حیدرآباد (1994) 2 ایس سی سی 428 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کرتا ہے۔

جواب دہندگان- تشخیص کاروں کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مسٹر اے آر مادھوراو پیش کرتے ہیں کہ پلاسٹک کا جسم جواب دہندگان کے ای ایم آر کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ پلاسٹک اجسام ایک معیاری شے نہیں ہے اور اسے بازار میں کسی بھی نام سے نہیں جانا جاتا ہے اور اس طرح عدالت عالیہ نے صحیح طور پر پایا ہے کہ یہ فروخت کے قابل نہیں ہے۔

یہ ایک عام بنیاد ہے کہ ای ایم آر، یکم مارچ 1986 کے نوٹیفکیشن نمبر 160/1986-CE مورخہ 1 مارچ 1986 کی شق 5 (ڈی) کے تحت مستثنیٰ ہے۔ ریونیو کا معاملہ یہ ہے کہ مذکورہ نوٹیفکیشن کی شق 5 (ایف) کے تحت، پلاسٹک اجسام ،ای ایم آر کا ایک حصہ، ایکسائز ڈیوٹی کا جوابدہ ہے۔

فاضل وکیل کے دلائل کی تعریف کرنے کے لیے، زیر بحث نوٹیفکیشن کو، جہاں تک اس کا تعلق ہے، یہاں پڑھنا مناسب ہوگا:

"الیکٹرک موٹرز، جنریٹرز، آلات وغیرہ، باب 84 یا 85 کے مخصوص عنوان کے تحت آتے ہیں۔

سنٹرل ایکسائز قواعد، 1944 کے قاعدہ 8 کے ذیلی قاعدے (1) کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، مرکزی حکومت اس طرح مرکزی ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 (5 آف 1985) کے شیڈول کے عنوان نمبر یا ذیلی عنوان نمبر کے تحت منسلک اور اس کے تحت آنے والے جدول کے کالم (3) میں بیان کردہ سامان کو، جو مذکورہ جدول کے کالم (2) میں متعلقہ اندراج میں بیان کیا گیا ہے، اس پر واجب الادا ایکسائز ڈیوٹی کے اتنے حصے سے مستثنیٰ قرار دیتی ہے جو کہ مذکورہ شیڈول میں بیان کیا گیا ہے، جو کہ درج کردہ نرخوں پر شمار کی گئی رقم سے زیادہ ہے۔ مذکورہ جدول کے کالم (4) میں متعلقہ اندراج۔

نمبرشمار	سنٹرل ایکسائز نرخ ایکٹ، 1985 کے شیڈول کا نمبر یا ذیلی عنوان نمبر۔	اشیا کی تفصیل	شرح
1	2	3	4
5	85.16	(a) سے xxx (c)	
		(d)(د) دیگر گھریلو برقی آلات	Nil
		(e)	20 فیصد ایدولرم
		(f) حصے	

جیسا کہ زیر بحث نوٹیفکیشن کے اقتباسات سے دیکھا جا سکتا ہے، ای ایم آر کو ایکسائز ڈیوٹی کی ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے لیکن ای ایم آر کے پرزے بیس فیصد حسب المالیت ویلورم کی شرح سے ڈیوٹی کے جوابدہ ہیں۔ اس بات پر کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ پلاسٹک اجسام ای ایم آر کا حصہ ہے۔ لیکن شق (ایف) کے مقصد کے لیے ایک حصہ صرف اس صورت میں ڈیوٹی کا جوابدہ ہوگا جب وہ نرخ ایکٹ کے معنی میں 'سامان' کی صفات کو پورا کرے۔ نرخ ایکٹ کے تحت 'سامان' کی دوہری ضروریات ہیں (a) صنعت کار اور (b) تشہیر۔ جہاں تک پہلی ضرورت کا تعلق ہے، اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ پلاسٹک اجسام جواب دہندگان کے ذریعہ تیار کیا جا رہا ہے۔ جرمن سوال یہ ہے کہ کیا اس کی تشہیر کی اہلیت ہے۔ پلاسٹک کا جسم جواب دہندگان کے ای ایم آر کی ضروریات کے مطابق تیار کیا جا رہا ہے اور اسے خریدنے اور فروخت کرنے کے لیے بازار میں دستیاب نہیں ہے۔ یہ کوئی معیاری چیز یا سامان نہیں ہے جو بازار میں جانا جاتا ہے اور عام طور پر اس سے نمٹا جاتا ہے۔ اسے جواب دہندگان کی طرف سے اس کے اسیرانہ استعمال کے لیے تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ بازار میں کسی تجارتی نام سے جانا جانے والی مصنوعات نہیں ہے۔

ہم بازار کاری کے سوال پر مقدمات پر بحث کرنا ضروری نہیں سمجھتے، کیونکہ اس عدالت نے اے پی اسٹیٹ الیکٹرسٹی بورڈ کے معاملے (اوپر) میں تمام متعلقہ مقدمات نمٹائے ہیں۔ اس صورت میں، سوال یہ تھا کہ آیا اپیل کنندہ بورڈ کے لیے سیمنٹ اور اسٹیل سے تیار کردہ بجلی کے کھمبے جہاں قابل فروخت ہوں۔ سامان کی بازار کاری کے سوال پر مختلف مقدمات پر غور کرنے کے بعد، عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے جے جیون ریڈی جے نے اس موقف کا خلاصہ اس طرح کیا۔:

"مندرجہ بالا فیصلوں کے حقائق اور تناسب سے یہ واضح ہوگا کہ ہر معاملے میں سامان فروخت کے قابل نہیں پایا گیا۔ چاہے وہ یونین آف انڈیا بنام دہلی کلاتھ اینڈ جنرل ملز، (1963) 1 (ایس سی آر) 586 میں متعلقہ ریفائنڈ آئل (غیر ڈیڈورائزڈ) ہو۔ یا بھٹے کی گیس ساؤتھ بہار شوگر ملز لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا، 3 ایس سی آر 21 یا ایلومینیم کینز (1968) یونین کاربائڈ انڈیا لمیٹڈ میں کھردری ناہموار سطح کے ساتھ بنام یونین آف بھارت، (1986) 2 ایس سی سی 547 یا پی وی سی فلمیں بھور

انڈسٹریز لمیٹڈ بنام سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر، (1989) 1ایس سی سی 602یا سنٹرل ایکسائز کے کلکٹر بنام امبلال سارا بھائی انٹرپرائز میں ہائیڈرولائسیٹ، (1989) 4ایس سی سی 112 عدالت کے سامنے موجود مواد کی بنیاد پر ہر معاملے میں نتیجہ یہ نکلا کہ زیر بحث اشیاء بازار کے قابل نہیں تھیں اور بازار کو اس کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔اس طرح 'تشہیر' بنیادی طور پر حقیقت کا سوال ہے جس کا فیصلہ ہر معاملے کے حقائق پر کیا جانا چاہیے۔کوئی عامیت نہیں ہوسکتی۔ یہ حقیقت کہ اصل میں سامان کی تشہیر نہیں کی گئی تھی، کوئی مطابقت نہیں رکھتی۔

یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ حوالہ جات میں مذکور معاملات میں، جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے، اشیاء کو 'فروخت کے قابل نہیں' رکھنے کی وجوہات مختلف ہیں، تاہم وہ مکمل نہیں ہیں۔ اشیا کی بازارکاری کا تعین کرنے کے لیے ایک درست امتحان دینا مشکل ہے۔اشیا کی بازارکاری کی کچھ خصوصیات ہوتی ہیں۔تشہیر کا جوہر نہ تو اس شکل میں ہے اور نہ ہی اس شکل یا حالت میں جس میں تیار شدہ اشیا ملتی ہیں، یہ ان اشیاء کی تجارتی شناخت ہے جو بازار میں خریدی اور فروخت کی جاتی ہیں۔ یہ حقیقت کہ زیر بحث مصنوعات عام طور پر خریدی اور بیچی نہیں جارہی ہے یا بازار میں اس کی کوئی مانگ نہیں ہے، غیر متعلقہ ہوگی۔ای ایم آر کا پلاسٹک اجسام مذکورہ بالا معیار کو پورا نہیں کرتا ہے۔ای ایم آر کے کچھ مسابقتی صنعت کار ہیں۔ ہر ایک کے ڈیزائن اور ضرورت کے مطابق ایک مختلف پلاسٹک اجسام ہے۔اگر کوئی بازار میں جواب دہندگان کی ای ایم آر کی پلاسٹک اجسام خریدنے کے لیے جاتا ہے یا تو اسے تبدیل کرنے کے لیے یا دوسری صورت میں اسے بازار میں نہیں مل سکتا کیونکہ فی الحال یہ تجارتی طور پر مصنوعات نہیں ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر، پلاسٹک اجسام، جو جواب دہندگان کے ای ایم آر کا ایک حصہ ہے، سامان نہیں ہے تاکہ مذکورہ استثنی نوٹیفکیشن کے پیراگراف 5(ڈی) کے تحت ای ایم آر کے حصوں کے طور پر ڈیوٹی کا جوابدہ ہو۔

اگلا نقطہ خوشبودار چٹائی کی درجہ بندی سے متعلق ہے: چاہے یہ ذیلی عنوان 3307.41 یا 3307.49 کے تحت درجہ بندی کے قابل ہو۔ ریونیو کا معاملہ یہ ہے کہ مچھر بھگانے والا آلہ ہونے کے ناطے مٹ کو ذیلی عنوان 3307.41 کے تحت نہیں لایا جاسکتا کیونکہ کسی بھی طرح کے تصور سے اسے (اگربتی' یا' دھوپ' نہیں کہا جاسکتا اور اسے مذہبی رسومات کے دوران بھی استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

ذیلی عنوانات مندرجہ ذیل ہیں

عنوان نمبر	ذیلی عنوان نمبر۔	سامان کی تفصیل	ڈیوٹی کی شرح
1	2	3	4
33.07	3307.41 3307.49	'اگربتی'، 'دھوپ' اور اسی طرح کی تیاریاں جو بھی ہوں نی دیگر۔	Nil 15%

ذیلی عنوان 3307.30 سے مراد' کمروں کو خوشبو دینے یا گند سے پاک کرنے کی تیاری، بشمول مذہبی رسومات

3307.41 ایک مزید ذیلی عنوان ہے 3307.30 ذیلی عنوان کے تحت 'ہیں۔ کے دوران استعمال ہونے والی بدبودار تیاریاں' جس میں 'اگربتی، دھوپ' مزید اسی طرح کی تیاریوں کو کسی بھی شکل میں گروپ کیا گیا ہے۔ ذیلی عنوانات 3307.41 کو احتیاط سے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ 'اگربتی' اور 'دھوپ' جیسی تیاریاں بھی اس کے تحت آتی ہیں۔ کیا خوشبودار چٹائی جواب دہندگان اس کے تحت آتے ہیں؟ خوشبودار چٹائی کی تیاری کا عمل عدالت عالیہ کے سامنے دائر تحریری درخواستوں میں جواب دہندہ کے ذریعے درج ذیل دیا جاتا ہے:

" اسی طرز پر درخواست گزار نے روایتی اگربتی کو جدید بنانے کا بھی منصوبہ بنایا- جو کہ جیٹیج اگربتی کا ایک تصور ہے۔ سب سے پہلے درخواست گزار نے باڈی کو تبدیل کیا ہے، یعنی لکڑی کے آٹے اور چارکول آٹے کے بجائے جو اگربتی کا باڈی بناتا ہے، درخواست گزار نے ایک پیپر میٹ تیار کیا۔ دوسرا، پرفیوم اور اسپریڈنگ ایجنٹس جیسے ڈی ای پی، خوشبو، الکحل وغیرہ کو آٹے اور چھڑیوں میں ڈالا جاتا ہے۔ درخواست گزار کے آنے (بیمار) میں خوشبو اور وہی کیمیکل کاغذ کی چٹائیوں میں ڈال دیے جاتے ہیں۔ تیسرا، پرفیوم اور اسپریڈنگ کیمیکلز لکڑی کے آٹے اور چارکول کی چھڑی کو موثر گرمی حاصل کرتے ہیں جب چھڑی کو میچ اسٹک بذریعے جلایا جاتا ہے۔ روایتی اگربتی میں موجود خوشبو اور کیمیکل جلتے ہیں اور خوشبو پھیلاتے ہیں۔ اگر حتمی آگ کا میڈیا استعمال کیا جائے تو دھواں کم ہوگا۔ اس لیے دھواں اور راکھ اگربتی کی شناخت نہیں کرتے۔ جلتے ہوئے کیمیکلز کو بہتر بنائیں، اس میں بہتر دھواں شامل کیا جائے گا، اگر جلتا ہوا درمیانی (باقاعدہ گرمی) بہتر دھواں یا بخارات کرے گا۔"

مزید کہا گیا ہے کہ کیڑے مار ادویات سے مچھروں کو دور کرنے کے لیے، کنڈلی کی کیڑے مار ادویات کو آگ کے بذریعے اس کے قدرتی ہم آہنگ دھوئیں اور راکھ کے ساتھ پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جس میں مچھر کی چٹائی ایک جدید ترین ترقیاتی ٹیکنالوجی ہے، لیکن جواب دہندگان کی تیار کردہ چٹائی مختلف ہے اور خوشبودار چٹائی ہے۔ ریونیو کی طرف سے اس کی خاص طور پر تردید نہیں کی گئی ہے۔ ریونیو کی طرف سے جوابی بیان حلفی کے میدان میں جو کہا گیا ہے وہ یہ ہے کہ 'مٹ' کو کسی بھی طرح کے تخیل سے 'اگربتی' نہیں کہا جا سکتا اور مت کو مذہبی رسومات پر 'اگربتی' کے متبادل کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

ہم پہلے ہی اوپر ذکر کر چکے ہیں کہ نہ صرف 'اگربتی' اور 'دھو' بلکہ ایسی تیاریاں جو 'اگربتی' اور 'دھوپ' سے ملتی جلتی ہیں اور جو جلانے اور خوشبو پھیلانے پر بخارات پیدا کر سکتی ہیں، اس اندراج کے معنی میں آئیں گی۔ خوشبودار چٹائی کی تیاری کے عمل سے، جو اوپر بیان کیا گیا ہے، یہ مانا جا سکتا ہے کہ چٹائی کی شکل میں تیاری 'اگربتی' سے ملتی جلتی ہے۔ لہذا، خوشبودار، چٹائیں ذیلی عنوان 3307.41 کے تحت درجہ بندی کی جا سکتی ہیں نہ کہ نرخ ایکٹ کے 3307.49 کے تحت۔

معاملے کے اس نقطہ نظر میں، ہمیں چیلنج کے تحت احکامات میں کوئی غیر قانونی نہیں ملتا ہے۔ اس لیے دیوانی اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

آر۔ پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document